Name: Salim Javaid
Supervisior : prof. Mohammad Iqbal
Department of Persian
Faculty of Humanities and Languages
Jamia Millia Islamia, New Delhi-25

مقالہ نگار: سلیم جاوید
زیرنگرانی: پروفیسر محمد اقبال
شعبہ فارسی
فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز
جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۲۵

# ''چشتیہ سلسلے کے مشہور صوفیا کی فارسی خدمات''

## خلاصہ

ہندوستان میں فارسی زبان کی ترویج وترقی عہد بہ عہد ہوئی ہے۔ فارسی حکمران کے تسلط کا زمانہ ہند میں تقریباً سات سو سال تک رہا ہے۔ اس پورے دور میں مذہب، معاشرت، علم وادب، سیاست غرض ہر جگہ فارسی زبان ہی اظہار خیال رہی ہے۔ فارسی زبان وادب نے ہندوستان پر جو نقوش چھوڑے وہ کسی اور زبان کے لئے نہیں ہو سکے ہیں۔ اس زبان کی عظمت رفتہ کی داستان مورخین کی تاریخی تصنیفات اور صوفیائے کرام کے ملفوظات، شعراء بزرگ کے کلیات اور علماء عظام کی کتابوں اور رسائل میں محفوظ ہیں۔ ہندوستانی تہذیب وتمدن پر سب سے زیادہ اثرات صوفیاء اور علماء نے چھوڑے ہیں۔ یہ قلندرانہ زندگی بسر کرتے تھے، انھوں نے تمام انسانوں کو بلا لحاظ مذہب وملت، رنگ ونسل میں برابر سمجھا، پریشان اور مصیبت زدہ انسانوں کے لئے ان کی آغوش پناہ گاہ تھی۔ یہ خانقاہوں اور حجروں میں بوریے پر بیٹھ کر رشد وہدایت کی روشنی پھیلائی۔ ان صوفیائے کرام نے نہ صرف اسلام کی نشر واشاعت بلکہ اس کے ساتھ ہی علم وادب کی دنیا میں نمایاں خدمات انجام دیں، ان کے علمی وادبی سرمایوں اور ادبی شہ پاروں میں ملفوظات، دواوین، رسائل اور مذہبی تصانیف فارسی ادب کا گراں بہا سرمایہ ہے۔

خواجہ معین الدین حسن سجزیؒ اور ان کے خلفاء نے ہندوستان میں تصوف کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچایا جن میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسوئے درازؒ نے اس سلسلے کے علمی وقار کو دوبالا کیا اور اپنی تصانیف اور وعظ ونصیحت کے ذریعے تصوف کے دوررس اثرات کو مرتب کیا۔ ان سب کے علاوہ چشتیہ سلسلے سے

مختلف النوع شخصیات وابستہ رہی ہیں، جنھوں نے نہ صرف دین اسلام کی تبلیغ اور نشر واشاعت کی، بلکہ ایسے اہم ادبی خدمات انجام دیے جو سبک ہندی کے نام سے فارسی ادبیات کے لئے ایک اہم سرمایہ ہیں۔

میرا یہ مقالہ مندرجہ ابواب پر مشتمل ہے

**باب اول:**

اس باب میں چشتیہ سلسلے کا تعارف ہے صوفیائے کرام جب ہندوستان میں تشریف لائے تو انہوں نے یہاں کے معاشرے اور سماج کو بدلنے اور سدھارنے کا کام کیا اور انھوں نے اپنے خیالات، نظریات وافکار کو عام لوگوں تک پہنچایا لوگ جوگ درجوگ ان کی محفلوں میں شریک ہوتے اور مشرف با اسلام ہوتے اس کے علاوہ ان کی تحریروں اور وعظوں سے ہندوستان میں ایک عظیم سیاسی، سماجی اور معاشی اور مذہبی انقلاب رونما ہوا۔

**باب دوم**

ہندوستان میں چشتیہ بزرگوں کی آمد۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی تشریف آوری ہندوستان کے لئے ایک بیش بہا اور زریں یادگار رہے۔

**باب سوم**

اس باب میں اس وقت کے ہندوستان کے سیاسی، سماجی، تاریخی، معاشی اور ادبی حالات کا ذکر ہے جب مسلمان یہاں آئے وہ اپنے ساتھ ایرانی، ترکی اور وسطی ایشیاء کی تہذیب و تمدن لائے ان کے اثر سے زندگی کے ہر شعبوں میں انقلاب آ گیا۔ صوفیا اور بزرگوں کی مقدس تعلیمات نے لوگوں کے دلوں کو روشن اور منور کر دیا۔

**باب چہارم**

اس باب میں چشتیہ صوفیا کی فارسی نثر ونظم اور علمی وادبی تصنیفات کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ چشتیہ بزرگوں کے دواوین وتصنیفات اور ملفوظات میں فوائد الفواد، خیر المجالس وجوامع الکلم وغیرہ کی حیثیت دستور العمل کی ہے۔

**باب پنجم**

اس باب میں مشائخ چشتیہ کے فارسی ملفوظات پیش کئے گئے ہیں۔ یہ ملفوظات صوری ومعنوی اوراخلاقی محاسن کا تو مجموعہ ہیں ہی لیکن اس کے علاوہ یہ ادبیات فارسی میں نثر کا بیش بہا خزانہ ہیں۔